نمبر ۸۰ | مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ جلسہ سالانہ کی سخت مصروفیت اور گلے کی تکلیف کے باوجود بفضلہٖ تعالےٰ امسال گذشتہ سالوں کی نسبت حضور کی صحت بہت اچھی رہی ہے

۲۔ جنوری سے جلسہ سالانہ کا عارضی انتظام ختم ہوگیا۔ ۳۔ جنوری وُہ اصحاب جنہوں نے مہمانوں کی خدمت گزاری میں حصہ لیا۔ گیارہ بجے قصر خلافت کے صحن میں جمع ہُوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ اور ہر ایک کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعد ازاں حضور نے لمبی دُعا فرمائی۔

مسٹر چاؤلا جن کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے ۴ جنوری واپس لاہور چلے گئے۔

روزہ کے متعلق ضروری احکام

روزہ کی ابتدا

روزہ صبح صادق یعنی مشرقی افق پر سیاہی میں سفیدی کے ظاہر ہونے کے وقت سے (جو جنوباً شمالاً ممتد ہوتی ہے) شروع ہوتا ہے۔

اس کے بعد کھانا پینا اور جماع منع ہے۔ سحری کھانے اور نماز فجر کے درمیان پچاس آیتیں پڑھنے کا وقفہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری وقت میں سحری تناول فرمایا کرتے۔

سحری کھانا مستحب ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ تسحروا فانّ فی السحور برکۃ۔

پَو پھٹنے تک جنبی رہنا منع ہے۔ کیونکہ اس کے بعد فرض نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ البتہ بغیر غسل جنابت سحری کھانا جائز ہے۔

روزہ کے لئے نیت

رمضان اور فرض روزہ کے لئے نیت ضروری اور لازمی ہے

روزہ کی انتہا

روزہ تب افطار کیا جاتا ہے جبکہ سورج غربی افق میں غائب ہوجائے۔ اور شرق کی طرف سے رات چڑھ آئے۔

افطار کرنے کی دُعا

افطار کے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ ۔ اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ ۔ یعنی اے

میں نے تیرے لئے روزہ رکھا۔ اور تیرے رزق کے ذریعہ اسے افطار کیا۔ میری پیاس چلی گئی۔ اور میری رگیں تروتازہ ہوگئیں اگر تیرا فضل ہؤا۔ تو میرا اجر بھی قائم ہوگیا۔ اے اللہ میں تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ جس کی وسعت تمام چیزوں سے بڑھ کر ہے۔ کہ تُو میرے تمام گناہوں کو بخش دے ؞

افطار کی ہدایت

ا۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طاق کھجوروں یا پانی سے روزہ افطار فرماتے تھے۔

ب۔ فرمایا جب تک میری امت جلدی افطار کیا کرے گی یعنی اول وقت میں روزہ کھولے گی۔ اس وقت تک صحیح اور اعلےٰ تعلیم پر قائم رہے گی ؞

ج۔ جو شخص کسی کا روزہ افطار کراتا ہے۔ چاہے پانی سے ہی کیوں نہ کرائے۔ اسے ایک روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی نقصان نہیں ہوتا ؞

کس طرح روزہ ٹوٹتا ہے

۱۔ جماع خواہ بغیر انزال ہو۔ ۲۔ کلی کرتے وقت پانی کا پیٹ میں چلے جانا۔ ۳۔ سحری کھانے کے بعد معلوم ہونا کہ جس وقت سحری کھائی تھی۔ صبح صادق ہو چکی تھی۔ یا۔ ۴۔ روزہ کو اس خیال پر افطار کر دینا کہ غروب آفتاب ہو چکا ہے۔ حالانکہ غروب نہ ہؤا ہو۔ ۵۔ جان بوجھ کر قے کرنا ؞

ان صورتوں میں قضا ضروری ہوگی ؞

عمداً افطار

جو بغیر عذر کے جان بوجھ کر روزہ توڑے۔ اس کو ایک روزہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنا پڑے گا۔ یا مسلسل ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔ یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا

معذور جن پر قضا نہیں

پاگل اور مجنون پر قضا نہیں۔ اور نہ فدیہ ہے ؞

جن امور سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۔ سُرمہ لگانا۔ ۲۔ مسواک کرنا خشک ہو۔ یا تر۔ ۳۔ آنکھوں میں دوائی لگوانا۔ ۴۔ خوشبو سونگھنا۔ ۵۔ بلغم نگلنا۔ ۶۔ گرد وغبار کا حلق میں پڑنا۔ ۷۔ میاں کے خوف سے بیوی کا سالن چکھنا۔ ۸۔ گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا۔ ۹۔ کلی کرنا۔ ۱۰۔ ناک میں پانی ڈالنا ۱۱۔ کان میں دوائی ڈلوانا۔ ۱۲۔ خود بخود بغیر اختیار کے قے آنا۔ ۱۳۔ نکسیر پھوٹنا۔ ۱۴۔ سینگی یا پچھنے لگوانا۔ ۱۵۔ بھول کر کھانا کھا لینا ۱۶۔ بیوی کا بوسہ لینا۔ یا مباشرت بغیر جماع کرنا ؞

معذور

۱۔ مریض۔ ۲۔ مسافر۔ ۳۔ بے ہوش۔ ۴۔ شیخ فانی۔ ۵۔ شیخ فانیہ ۶۔ قیدی۔ ۷۔ حاملہ۔ ۸۔ دودھ پلانے والی عورت۔ ۹۔ حائضہ جو سفر شروع کرنے۔ ان پر قضا واجب ہے ؞

شیخ و شیخہ فانیہ ایک مسکین کو روزانہ کھانا کھلائے۔ ایسے ہی حاملہ اور مرضعہ اگر قضا کا موقعہ نہ پائے۔ تو فدیہ طعام مسکین دے کھانا ویسا ہی دینا چاہیئے۔ جس طرح کا فدیہ دینے والا خود کھاتا ہو۔ نہ تکلفانہ ہو۔ اور نہ ردی

آداب صوم

روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا ہی نام نہیں۔ بلکہ جھوٹ۔ باطل۔ لغو گوئی۔ جھوٹی قسم۔ سب وشتم۔ جھگڑا۔ فحش گوئی۔ اور بدعمالی کو چھوڑنے کا نام ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ہیں۔ جنہیں روزے سے سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سارے رات کو کھڑے ہونے والے ہیں جن کو بیداری اور بے خوابی کے سوا کچھ فائدہ نہیں پہنچتا۔

نیز فرمایا۔ منکم من یصلی الصلوٰۃ کاملۃ ومنکم من یصلی النصف والثلث والربع والخمس حتی بلغ العشر (رواہ النسائی) کہ نماز پڑھنے والوں میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو کامل نماز پڑھتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ جو نصف۔ بعض ایسے ہیں۔ جو تہائی۔ بعض ایسے ہیں۔ جو چوتھائی۔ بعض ایسے ہیں۔ جو پانچواں حصہ بعض چھٹا۔ حتیٰ کہ دسویں حصہ تک پڑھتے ہیں ؞

یہی حال روزہ کا ہے۔ کہ بعض سارا دن روزہ تو رکھتے ہیں مگر سوائے پیاس اور بھوک کے ان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو روزے کی علت غائی اور مقصد عظیم کو پورا نہیں کرتے

سفر اور روزہ

بعض لوگ سفر میں روزہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ (ریل گاڑی کے سفر میں تو بعض فرض سمجھتے ہیں) اور سفر میں روزہ نہ رکھنے کو اپنے لئے ثواب سے محرومی کا سبب گردانتے ہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس من البر ان تصوموا فی السفر۔ کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ پھر بخاری شریف میں آتا ہے۔ الدین یسر۔ دین تو یُسر یعنی آسانی کا رستہ ہے۔ روزوں کے بارہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یرید اللہ بکم الیسر کہ اللہ نے ہر بات میں تمہارے لئے آسانی رکھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ولن یشاد الدین احد الا غلبہ یعنی جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے۔ کہ دینی احکام کو سختی کے ساتھ بجالائے اور اس طرح اُن پر غالب آئے۔ وُہ کامیاب نہ ہوگا۔ بلکہ دین ہی اس پر غالب آئے گا۔ عبد اللہ بن عمر بن عاص کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ وُہ دن کو روزہ رکھتے۔ اور تمام رات تہجد پڑھتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک ان کے مجاہدہ کی خبر پہونچی۔ تو آپؐ نے انہیں فرمایا۔ تم مہینہ میں تین روزے رکھا کرو۔ انہوں نے کہا۔ حضور میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا۔ اچھا داؤد نبی والے روزے رکھا کرو۔ کہ ایکدن روزہ اور ایکدن افطار انہوں نے کہا حضور میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ کی اجازت نہ دی۔ آخر جب وُہ بوڑھے ہوگئے۔ تو حسرت سے فرماتے۔ کاش میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آسانی رکھی تھی۔ اسے مان لیتا۔

غرض جب خدا تعالےٰ نے سفر میں روزہ رکھنے سے رخصت دی ہے۔ تو اس سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے۔ حدیث میں آتا ہے۔ من افطر فی السفر فحسن۔ کہ جو شخص سفر میں روزہ نہیں رکھتا۔ وُہ اچھا کرتا ہے ؞

روزہ میں حکمت

اسلام نے روزہ کی جزاء خدا تعالےٰ کو قرار دیا ہے۔ کیونکہ روزہ دار خدا تعالےٰ کے لئے مقررہ وقت تک ان تمام چیزوں کو ترک کر دیتا ہے جو بظاہر اس کی اور اس کی نسل کے بقا کا باعث ہوتی ہیں۔ پس روزہ دار اس طرح خدا تعالےٰ کے لئے موت فردی اور نسلی قبول کرکے اس امر کا ثبوت بہم پہونچاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور لقا حاصل کرنے کے لئے اگر اسے جان اور اولاد کو قربان کرنا پڑے۔ تو وُہ اس کے لئے تیار ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ جو سچے دل سے پورے اخلاص کے ساتھ اس نیت اور ارادے کے ساتھ روزے رکھے۔ پھر خدا تعالےٰ اس کو اپنی رضا اور لقا سے محروم رکھے ؞

پھر روزہ ایک طرف تو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کراتا ہے۔ اور دوسری طرف مخلوق خدا کے ساتھ۔ خدا تعالےٰ نے حقوق العباد کی ادائیگی کی خاطر روزہ رکھوا کر یہ سبق دیا ہے۔ کہ بھوک اور پیاس کے دکھ اٹھانے والوں کی خبر گیری کرنی چاہیئے۔ اگر تمہیں صبح سے شام تک کھانا نہ کھانے اور پانی نہ پینے سے تکلیف اور طبیعت میں بیقراری ہوتی ہے۔ تو ان کی تکلیف کا اندازہ لگاؤ۔ جو ہفتوں بھوک پیاس کی مصیبت اٹھاتے ہیں ؞

اس طریق سے امیروں اور غریبوں میں باہمی ہمدردی، نسبت اور اتحاد پیدا کیا گیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وجہ سے رمضان کے مہینہ کو شہر المواساۃ کہا ہے۔ نیز حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ آپ رمضان میں تیز ہوا سے بھی زیادہ صدقہ و خیرات کرتے تھے ؞

پھر انسان کے بہت سے قوٰے اختیاری ہیں۔ اگر ان کو کام میں لائے۔ تو ترقی کرتے ہیں۔ ورنہ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ ایک انسان اگر زیادہ سوتا ہے۔ تو اس کی عادت زیادہ سونے کی ہو جاتی ہے۔ اور اگر وُہ سونا کم کرنا چاہے۔ تو کم بھی کر سکتا ہے۔ پس انسان کے اندر بہت سی طاقتیں ایسی ہیں۔ کہ جیسے ان کو مشق کرائی جائے۔ ایسے ہی کام دینے لگ جاتی ہیں۔ شریعت اسلام نے مومن کو روزہ سے یہ سبق دیا ہے۔ کہ وُہ اپنی طاقتوں کو بیدار کرے۔ اور اپنے اندر ایسے جوارح پیدا کرے۔ کہ جو تکالیف اور مصائب کے برداشت کرنے کے عادی ہوں۔ یہ نہ ہو۔ کہ مصیبت کے وقت گھبرا جائے۔ بلکہ اگر اسے کھانا چھوڑنا پڑے۔ تو چھوڑ سکے۔ اگر بیوی بچے چھوڑنے پڑیں۔ تو چھوڑ سکے پس مومن کو مشکلات میں ثابت قدم رہنے کے لئے یہ مشق کرائی جاتی ہے

خاکسار۔ جلال الدین۔ ڈسکوی مولوی فاضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ جنوری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

اہم اور ضروری امور کے متعلق ارشادات

(۲)

پروگرام جلسہ میں تبدیلی

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال جلسہ سالانہ کے پروگرام میں کچھ تغیرات کئے گئے تھے۔ میرے پاس شکایتیں آئیں کہ ہر سال ایک ہی قسم کے مضامین کی تکرار کی جاتی ہے۔ گو بیان کرنے والوں کا پیرایہ مختلف ہو۔ استدلالات میں فرق ہو۔ مگر چیز وہی ہوتی ہے۔ جو پہلے کئی بار پیش کی جاتی ہے۔ مثلاً وفات مسیح صداقت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کے مسائل۔ ان حالات کو دیکھ کر اب کے میں نے پروگرام میں بعض اصلاحات کیں۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ کو بتایا۔ کہ ایک ہی مضمون کو کئی طریق سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس کے عنوان مقرر کر دیئے جائیں۔ اور ہر سال وہ عنوان بدلتے رہیں۔ اس طرح لیکچر دینے والا مجبور ہوگا۔ کہ مطالعہ کرے۔ تحقیق کرے۔ اور غور و فکر سے اپنے مضمون کی تیاری کرے۔ اب کے میں نے مضامین کے ہیڈنگس خود مقرر کر دیئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جتنے لیکچرار مقرر کئے گئے۔ وہ گھبرا گئے۔ ان میں سے بعض کی تو میں نے مدد کر دی۔ اور انہیں مضامین کے متعلق ضروری اصول بتا دیئے۔ اگر اس طرح مضامین بیان کئے جائیں۔ تو سالہا سال تک ایک ہی موضوع پر لیکچر دیئے جا سکتے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ اسی طرح مضامین مقرر کئے جایا کریں گے۔ یعنی مضامین تو وہی ہونگے۔ لیکن ان کے ہیڈنگس مختلف۔ اور نئے مقرر کئے جایا کریں گے۔

ایک اور فیصلہ

اسی سلسلہ میں یہ بھی فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہمارا اسٹیج جلسہ سالانہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس سٹیج پر پُرانے صحابہ اور پرانے کارکنوں کو بولنا چاہیئے۔ اور نئے آدمیوں کے لئے یہ رکھا تھا۔ کہ کم از کم سات آٹھ سال انہیں خدمت دین کا موقعہ ملا ہو۔ اور ان کی رائے سلجھ چکی ہو۔ اس

فیصلہ میں حکمت

میں نے یہ فیصلہ ایک حکمت کے ماتحت کیا تھا۔ اور وہ حکمت یہ ہے۔ کہ دنیا میں صرف علم ہی رائے کو پختہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ تجربہ بھی رائے کو سلجھاتا ہے۔ اور نوجوانوں کے مقابلہ میں عمر رسیدہ لوگوں کی رائے بہت پختہ ہوتی ہے۔ ادھر نوجوانوں میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ آگے بڑھیں۔ اگر اس کے لئے کوئی حد بندی نہ ہو تو وہ بوڑھے جنہوں نے علم اور تجربہ تو حاصل کیا ہوا ہے۔ مگر ان میں جنگی سپرٹ نہیں ہوتی۔ ان کو ایسے نوجوان پیچھے کر دیں گے۔ اس حکمت کے ماتحت میں نے کہا ہمیں ابھی سے یہ انتظام کر دینا چاہیئے۔ کہ تجربہ کار بوڑھوں کو پیچھے نہ ڈالا جا سکے۔ اس پر نوجوانوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تو آج سے چند سال بعد ان کو بولنے کا موقعہ مل سکے گا۔ اور اگر وہ گھبراتے ہیں۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص خود کسی عہدہ کا طلبگار ہوتا ہے۔ اسے عہدہ نہ دو اس لحاظ سے اللہ تعالےٰ بھی احتیاط کرتا ہے۔ چنانچہ نبوت کے سٹیج پر چالیس سال کی عمر کے بعد ہی لاتا ہے۔ ورنہ کیا کوئی خیال کر سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب ۱۵ سال کی عمر تھی۔ اس وقت نعوذ باللہ آپ میں کوئی نقص تھا۔ نبی کی طبیعت تو بچپن میں ہی سلجھی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ چونکہ انبیاء کو دُنیا کے لئے مثال بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے پختہ عمر کے بعد نبوت کے درجہ پر فائز کرتا ہے۔ خادم صاحب کو جو یہ شکوہ پیدا ہوا ہے اگر کسی نقص کی وجہ سے ان کو تقریر کرنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ یہ درست نہیں۔ نقص ان کا نہیں۔ بلکہ ان کی عمر کا ہے۔ اور جو شکایت انہوں نے پیش کی ہے۔ وہ میرے علم کے بغیر وقوع پذیر ہوئی ہے۔ وہ منتظمین کی غلطی تھی۔ ان کا فرض تھا۔ کہ جو اصل میں نے قرار دیا تھا۔ اس کے مطابق کام کرتے۔ باقی اللہ تعالےٰ اگر کسی کو نیابت کا درجہ عطا کر دے۔ تو [illegible]

علمی مضمون کے متعلق اطلاع

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ طریق ہے۔ کل کی تقریر کے لئے میں نے علمی مضمون رکھا ہے۔ اس کے لئے دوست کاغذ پنسل لے کر آئیں۔ اور منتظمین روشنی کا انتظام کریں۔ تاکہ اندھیرا ہو جانے پر دوست آسانی سے تقریر کے نوٹ لے سکیں۔ بعض دوست تقریر کے نوٹ لینے میں اس لئے سستی کرتے تھے۔ کہ تقریر چھپ جائے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ کی مصلحت کے ماتحت چار سال سے سالانہ جلسہ کی تقریریں چھپی ہی نہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ کل کے لیکچر میں بعض حصے ایسے ہونگے۔ کہ وہ نوجوان طبقہ جو عیسائیوں کے اثر سے متاثر ہے۔ اس کے لئے بہت مفید ہونگے۔ اور عیسائیت کے فتنہ کے مقابلہ میں ان سے بہت کچھ مدد ملے گی۔

جلسہ سالانہ کی اہمیت

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس جلسہ کو خدا تعالےٰ نے بڑی اہمیت دی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص نشان ہے۔ جماعت کو چاہیئے۔ کہ اسے پوری شان کے ساتھ قائم رکھے۔ اور خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ آج تک جماعت نے اس جلسہ کی شان قائم رکھی ہوئی ہے۔ آج ۲۷ دسمبر کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گزشتہ سال کی نسبت آج چار ہزار مہمانوں کی زیادتی ہے۔ یعنی چار ہزار زائد مہمانوں کو کھانا دیا گیا۔ جلسہ گاہ کے لحاظ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ کہ بھری ہوئی ہے۔ اور ابھی لوگ باہر کھڑے ہیں۔ حالانکہ اس دفعہ گزشتہ سال کی نسبت ۲۰x۲ فٹ بڑھ گئی ہے۔ یعنی منتظمین کو تو بڑھانے کا خیال نہ تھا۔ لیکن اتنی بڑھ گئی۔ احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت بڑھ رہی ہے۔ تو سالانہ جلسہ میں حاضری بھی بڑھے۔ باقی رہا یہ کہ پھر خرچ کی کیا صورت ہوگی۔ اس کے متعلق لا تحش عن ذی العرش اقلالا کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یعنے خدا تعالےٰ کے متعلق کمی کا خیال کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ زیادتی کی امید رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح یہ خیال کہ بہت زیادہ لوگ آ گئے۔ تو پھر وہ تقریریں کس طرح سن سکیں گے۔ اس کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب لوگ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی باتیں سننے کے لئے آئیں گے۔ تو خدا تعالےٰ ان کو سنانے کا انتظام بھی کر دیگا اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک آلہ لوڈ سپیکر بنوا دیا ہے۔ چونکہ تبلیغ کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے مخصوص تھی۔ اور اس کے لئے جلسہ رکھا گیا۔ اور جب یہ زمانہ آیا۔ کہ کثیر مجمع کو سنانا مشکل ہو گیا۔ تو خدا تعالےٰ نے لوڈ سپیکر نکال دیا۔ اگر حضرت مسیح کی جماعت تبلیغی جماعت تھی۔ قرآن کے وقت لوڈ سپیکر کیوں نہ بنائے گئے۔ اس آلہ کا اب ایجاد ہونا بھی بتاتا ہے۔ کہ یہ کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے وابستہ تھا۔ اور حضرت [illegible]

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے وابستہ تھا۔ پس کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہر سال زیادہ سے زیادہ لوگ سالانہ جلسہ میں شامل ہوں۔

ایک قسم کا ظلی حج

اس جلسہ میں شمولیت معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت سی برکات کا موجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مشہور شعر ہے جسے بچے بھی پڑھتے پھرتے ہیں۔ ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

میں نے ایک خطبہ جمعہ میں جلسہ سے پہلے سالانہ جلسہ میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اس میں شمولیت ایک قسم کا ظلی حج ہے۔ الفضل میں جب یہ خطبہ شائع ہوا۔ تو ہیڈنگ میں تو ایک قسم کا ظلی حج کے الفاظ شائع کئے گئے۔ لیکن خطبہ کے اندر سے ایک قسم کے الفاظ اڑ گئے۔ جو میں نے کہے تھے۔

غیر مبایعین کے مذہب کا خلاصہ

میں کہتا ہوں۔ اگر یہ الفاظ نہ بھی ہوں۔ تو بھی جب ظلی حج کہا گیا۔ تو اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ اصل حج قائم ہے۔ دیکھو جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ظلی نبی کہتے ہیں۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت نعوذ باللہ مٹ گئی۔ مگر بعض لوگوں کی فطرت گندی ہوتی ہے۔ اور وہ محض اعتراض کرنا ہی جانتے ہیں۔ ہمارے ایسے ہی دوستوں نے (میں انہیں دوست ہی کہونگا) جن کے عقائد کا اگر کوئی خلاصہ پوچھے۔ تو دو لفظوں میں یہ ہوگا۔ کہ عداوتِ محمود۔ اگر میں خدا تعالےٰ کی توحید پر بھی زور دوں۔ تو وہ اس کی بھی کسی نہ کسی رنگ میں مخالفت شروع کر دیں گے انہوں نے اعتراض کر دیا۔ کہ قادیان کے جلسہ کو حج کا مرتبہ دیدیا گیا۔

غیر مبایعین کا فتوےٰ

حالانکہ خود انہوں نے یہ فتوےٰ دیا ہوا ہے۔ کہ قادیان مکہ ہے جب اختلاف پیدا ہوا۔ تو غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو جبار قرار دیتے ہوئے۔ کہ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں۔ لاہور کو مدینہ ٹھیرایا۔ اور قادیان کو مکہ۔ چنانچہ لاہور کو عرصہ تک مدینۃ المسیح لکھتے بھی رہے۔ جب انہوں نے اپنے لئے مدینہ تجویز کر لیا تو لیتے تا کہ جہاں حج ہوتا ہے۔ وہیں رہتے چلے۔ اس وقت چونکہ ان کے خیال میں فائدہ یہ کہنے میں تھا۔ کہ قادیان مکہ ہے۔ تاکہ وہ لاہور کو مدینہ کہہ سکیں۔ اس لئے انہوں نے قادیان کو مکہ کہا۔ لیکن اب اس مکہ کی برکات کا ذکر کیا گیا۔ تو اپنی ہی بات کے خلاف کہنے لگ گئے ان کی مثال شتر مرغ کی سی ہے جب اسے کہا گیا۔ کہ آؤ تم پر بوجھ لادیں۔ تو اس نے کہہ دیا۔ کیا مرغ پر بھی بوجھ لادا جاتا ہے۔ اور جب کہا گیا۔ کہ اڑو۔ تو اس نے کہدیا۔ کیا شتر بھی اڑا کرتا ہے جب لاہور کو مدینہ کہنے میں انہوں نے فائدہ سمجھا۔ اس وقت قادیان کو مکہ [کہہ د]یا۔ لیکن جب یہ کہا گیا۔ کہ قادیان میں خدا تعالےٰ نے ایک قسم کے ظلی حج کی برکات رکھی ہیں۔ تو اسے کفر قرار دینے لگ گئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دو شعر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو نہایت ہی لطیف اشعار ہیں۔ اگر انہی پر غیر مبایعین غور کرتے۔ تو انہیں سمجھ آجاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا۔
حاذق طبیب پاتے ہیں۔ تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا۔

فرماتے ہیں۔ طبیبوں کو تم مسیح الملک کہتے ہو۔ پھر جسے خدا کوئی خطاب دے۔ اس پر کیوں بُرا مناتے ہو۔

حج کو بھی شاعروں نے باندھا ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است

کسی کا دل ہاتھ میں لینے کو حج اکبر کہا گیا ہے۔ لیکن میں نے تو حج بھی نہیں کہا تھا۔ بلکہ ظلی حج کہا۔ مگر شاعر جو کچھ کہیں۔ اسے تو خوشی سن لیتے ہیں۔ لیکن میں جو بات کہوں۔ اسے کفر اور ضلالت قرار دینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ الہام ہے۔ کہ ہم مکہ میں مریں گے۔ یا مدینہ میں۔ اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں۔ مگر غیر مبایعین مدینہ لاہور کو۔ اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں۔ اسی بات پر وہ قائم رہیں۔ تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ظلی حج کہنا کوئی ناجائز نہیں ہے۔ اگر میں یہ کہتا۔ کہ مکہ معظمہ کا حج موقوف ہوگیا۔ اور اس کی بجائے قادیان آنا حج کا درجہ رکھتا ہے تب وہ اعتراض کر سکتے تھے۔ مگر مکہ معظمہ کا حج تو قائم ہے۔

مسئلہ حج اور حضرت مسیح موعودؑ

میں نے جب غیر مبایعین کے اعتراض کے متعلق غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ مجھے غلطی لگی ہے۔ جو کچھ میں نے کہا۔ وہ غلط تھا۔ لیکن یہ غلطی اس پلڑے کے لحاظ سے نہ تھی جس میں غیر مبایعین بیٹھے ہیں۔ بلکہ دوسرے پلڑے کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام میں نواب محمد علی خاں صاحب کو جو ہمارے بہنوئی ہیں۔ قادیان آنے کی تحریک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے۔ اور حکم ربانی" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں آنے کو حج قرار دیا ہے۔ ایک واقعہ مجھے بھی یاد ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم شہید حج کے ارادہ سے کابل سے روانہ ہوئے تھے۔ وہ جب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے حج کرنے کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس وقت اسلام کی خدمت کی بے حد ضرورت ہے۔ اور یہی حج ہے۔ چنانچہ پھر صاحبزادہ صاحب حج کے لئے نہ گئے۔ اور یہیں رہے۔ کیونکہ اگر وہ حج کے لئے چلے جاتے۔ تو احمدیت نہ سیکھ سکتے۔

پس غیر مبایعین کا اعتراض فضول ہے۔ خدا تعالےٰ نے قادیان میں جو برکات رکھی ہیں۔ اور خاص کر سالانہ جلسہ کی برکات ان کے لحاظ سے جلسہ میں شمولیت کو ایک قسم کا ظلی حج کہنا بالکل درست ہے۔

گاندھی جی کی شکست فاش

گاندھی جی نے مالابار کے صرف ایک مندر گورو وایور کا دروازہ اچھوتوں کے لئے کھلوانے کی خاطر فاقہ کشی کے ذریعہ خودکشی کر لینے کی دھمکی دیتے ہوئے جہاں یہ کہا تھا۔ کہ پرماتما نے انہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہاں یہ بھی لکھا تھا کہ

"اس کی دو وجوہ ہیں۔ ایک تو میری عزت کا سوال ہے۔ دوسرے اس برت سے لاکھوں لوگ جن کا مجھ پر اعتقاد ہے۔ حرکت میں آئیں گے"

گاندھی جی کو خیال ہوگا۔ کہ جس طرح وزیر اعظم کے سر چڑھ کر جان دیدینے کی دھمکی دینے پر ان کے ہواخواہوں نے اچھوت اقوام کے ان مطالبات کو منظور کر کے جنہیں پہلے گاندھی جی سننے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ ان کی جان بچالی۔ گورو وایور مندر کے متولی راجہ زمورن پر بھی دباؤ ڈال کر گاندھی جی کی بات رکھ لی جائے گی۔ اور وہ اچھوتوں کو کہہ سکیں گے۔ کہ ان کی خاطر وہ جان تک دینے کے لئے تیار تھے لیکن جوں جوں گاندھی جی پر واضح ہوتا گیا۔ کہ راجہ زمورن اپنے مذہبی عقائد اور روایات سے ایک بال بھر بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ اور ان تمام ہندوؤں کا متفقہ دباؤ جو گاندھی جی کے پیرو ہیں۔ کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ تو وہ فاقہ کشی سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرنے میں مصروف ہوگئے۔ انہی حالات کی بنا پر ہم نے اس وقت جب گاندھی جی بار بار اعلان کر رہے ہے۔ کہ وہ قطعاً فاقہ کشی سے باز نہ آئیں گے جب تک ان کا مطالبہ پورا نہ کر دیا جائے گا۔ ہم نے لکھ دیا تھا۔ کہ "گاندھی جی نے مالابار کے ایک مندر میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت دلانے کے لئے فاقہ کشی کرنے کی جو دھمکی دی ہے اس میں راسخ الاعتقاد ہندوؤں کی پُر زور مخالفت اور زبردست مقابلہ کی وجہ سے ڈھیلے پڑتے جا رہے ہیں" (الفضل یکم دسمبر)

آخر ۲ جنوری ۱۹۳۳ء آنے سے قبل ہی گاندھی جی نے نہایت ہی معمولی عذرات کی بنا پر فاقہ کشی سے دست کشی کا اعلان کر دیا۔ اور اس طرح انہوں نے راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے مقابلہ میں اپنی شکست فاش تسلیم کر لی۔

14

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم خدا اور اس کے رسول کے منادی ہو

دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نماز جمعہ کے بعد اکثر دوست چلے جائیں گے۔ اور باقی بھی جو ہیں وہ بھی ایک دو دن میں چلے جائیں گے۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ جلسے سے یہ

آخری پیغام

لے کر جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ لوگوں کو منادی مقرر کیا گیا ہے۔ اور اگر ڈھنڈورچی اچھی طرح ڈھنڈورہ نہ دے۔ تو وہ کسی اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا اس لئے آپ اسی طرح کام کریں۔ جس طرح ایک ڈھنڈورچی کرتا ہے۔ اپنے اہل کو اپنے رشتہ داروں کو اپنے محلہ والوں کو گاؤں والوں کو شہر والوں کو اور علاقہ والوں کو

خدا تعالیٰ کی آواز

پہنچائیں۔ اور پہنچاتے چلے جائیں۔ کیونکہ نہیں معلوم خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کس کے لئے کس وقت کھلیں ہو سکتا ہے۔ کہ جب وہ وقت آئے۔ تمہاری زبان خاموش ہو۔ اور وہ ہدایت سے محروم رہ جائے۔

یہ خیال مت کرو۔ کہ تمہاری زبان میں اثر نہیں۔ ہر چیز کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب اثر ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اگر واقعی زبان میں اثر نہیں ہے۔ تو پھر پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے۔ جو ہمارے زمانہ سے پہلوں کو نہیں ملا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سے دنیا آج تک اس دن کی منتظر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کا وہ نور جس کی نوع سے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک

ہر نبی

خبر دیتا آیا ہے۔ وہ اب ظاہر ہوا ہے۔ آسمان سے

خدا تعالیٰ کا ایک مقدس

نازل ہوا۔ دنیا نے اگرچہ اسے نازل ہوتے نہیں دیکھا۔ لیکن خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ وہ اسی کی طرف سے آیا۔ خدا تعالیٰ کی تائید کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے۔ دنیا نے اگرچہ وہ ہاتھ نہیں دیکھا لیکن خدا نے خود اس کی گواہی دی ہے۔

خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی

دنیا نے اگرچہ اسے نہیں دیکھا۔ مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ وہ میرا ہاتھ ہے۔ لاکھوں کروڑوں بلکہ خبر نہیں کتنے سالوں کے بعد وہ مقدس پیدا ہوا ہے۔ اس نعمت کی دنیا کو خبر دو۔ اور گلی کوچوں میں اس کی منادی کرو۔ اور دیوانہ وار کرو۔ وہ جو آج

خدا تعالیٰ کے نام کی منادی

کرتا ہے۔ قیامت کے روز اس کے نام کی منادی کر دی جائے گی جو آج خدا کے نام کو بلند کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کا نام بلند کیا جائے گا۔ وہ جو آج لوگوں کو جنت کے لئے بلاتا ہے۔ قیامت کے روز جنت اسے بخشی جائے گی۔ وہ جو آج لوگوں کو توبہ کے لئے آواز دیتا ہے۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس کے

گناہوں کی پردہ پوشی

کریگا۔ تمہارے لئے بخشش ہے بخشش۔ رحمت ہے رحمت۔ فضل ہے فضل ہے۔ برکت ہے برکت۔ خدا نے خود آسمان کو تمہاری تائید کے لئے تیار کیا۔ اور زمین کو تمہاری تائید کا حکم دیا۔ میں چاہتا ہوں

دنیا میں منادی

کرو۔ یہاں تک کہ تمہارے گلے بیٹھ جائیں۔ اور دنیا کے کان تھک جائیں۔ یا تو سب لوگ مان لیں۔ یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے۔ اگر وہ

جنت کے لائق

ہیں۔ تو اس میں داخل ہو جائیں۔ اور اگر

دوزخ کا ایندھن

ہیں۔ تو اس کے اہل بن جائیں۔ مگر یہ دگدا کی حالت یہ درمیانی حالت ٹھیک نہیں۔ کب تک زمین پر خدا تعالیٰ کے مقدس دکھ دیئے جائیں گے۔ کب تک ان کو گالیاں دی جائیں گی۔ کب تک

خدا تعالیٰ کی ہستی

کو فریب قرار دیا جائیگا۔ یہ دن ختم ہونے چاہئیں۔ اور ختم کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو کھڑا کیا ہے۔ آج ہی انصار اللہ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا ہے کہ

بغیر سوز کے

یہ کام نہیں ہوگا۔ محض دلیل سے کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے جاؤ اور

عشق اور محبت

کے ساتھ جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے بندوں کا پیار تمہارے دلوں میں ہو۔ تم اس نبی کی امت ہو جسے

کونے کا پتھر

قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے تم

خدا اور بندہ کے درمیان واسطہ

ہو۔ ایک طرف الوہیت اور دوسری طرف انسانیت کی دیواریں ہیں۔ جو شق ہو رہی ہیں۔ انسانیت کی دیوار الوہیت کی دیوار کے ساتھ مل کر ہی زندہ رہ سکتی ہے۔ تم کونے کا پتھر ہو۔ اور اگر دونوں کے درمیان جو انشقاق ہے۔ اس میں لگ جاؤ۔ تو پھر یہ دونوں آپس میں مل سکتی ہے۔ ہر نعمت اور برکت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی گئی ہے۔ اس میں تم بھی شامل ہو

نبی کی ہر نعمت

میں اس کی امت اس کی وارث ہوتی ہے۔ شریک اور حصہ دار ہوتی ہے۔ وہ چشمہ ہوتا ہے۔ اور چشمہ سے ہر پیاسا پانی پیتا ہے بے شک پانی چشمہ کا ہے۔ مگر پینے والے کا بھی ہے۔ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ کھیت ہیں۔ جس میں

اللہ تعالیٰ کا نور

اگا۔ نور اس لحاظ سے بے شک اس کھیت کا ہے۔ مگر اس کا بھی ہے۔ جو اس سے فیضان حاصل کرتا ہے۔

پس وہ نعمتیں موجود ہیں۔ اور تم ان میں سے

اپنا حصہ

حاصل کر سکتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا حصہ چھین

نہیں جاتا ؂

وہ محفوظ ہے

جو چاہے۔ سارے باپ کے وفات پا جانے کے بعد اس کی جائیداد باقی ہے۔ ہاں جو بیٹا کہتا ہے۔ میں اپنا حصہ نہیں لیتا۔ وہ خود محروم رہ جاتا ہے۔

ہمارے روحانی باپ کی دولت

ہمارے لئے موجود ہے۔ اور ہر ایک کا حصہ خدا تعالیٰ نے تقسیم کر دیا ہے۔ ہاں جو خود نہ لینا چاہے۔ اس کی مرضی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر کافر و مومن کا ایک گھر

جنت میں

ہوتا ہے۔ اور ایک دوزخ میں اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ہر شخص کے اندر ایک طاقت ایمان کی۔ اور کفر کی رکھی گئی ہے۔ اور اسے اعمال میں مختار کیا گیا ہے۔ چاہے اسے اختیار کرے۔ اور چاہے اُسے اور

اسی قدرت کا نام جنت کا گھر

اور دوزخ کا گھر ہے۔ پس تم جنت کے گھر کو قبول کرو۔ تا دوزخ کا گھر تمہارے لئے مٹا دیا جائے۔

پھر دوسروں کو بھی جنت کے گھر میں داخل کرنے کی کوشش کرو۔ بخل مت کرو۔ کیونکہ

جنت بہت وسیع ہے

یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر دوسرے کو جنت میں سے حصہ دیا گیا تو تمہارے حصہ میں کمی آ جائے گی۔ کیونکہ جنت ایسی ہے۔ کہ اسے جتنا استعمال کیا جائے۔ وہ پھیلتی ہے۔ جس طرح تم نے ربڑ کے متعلق دیکھا ہوگا۔ کہ اسے جتنا کھینچا جائے۔ اتنا ہی پھیلتا ہے۔ یہی حال جنت کا ہے۔ تم جتنوں کو اس میں داخل کرو گے اتنا ہی وہ تمہارے لئے وسیع ہوگی۔ پس تم

اخلاص اور سوز

کے ساتھ جاؤ۔ اور تبلیغ کرو۔

خدا اور اس کے رسول کی منادی کرو۔ سوتوں کو جگاؤ۔ اور

غافلوں کو ہوشیار کرو

اور انہیں بتا دو۔ کہ خدا تعالیٰ کا نور ظاہر ہو چکا ہے۔ جس کا دل چاہے۔ وہ اسے سمجھ لے۔ دیکھ لے اور سن لے۔ ورنہ ممکن ہے۔ وہ دن آتا ہو جب دل آنکھ۔ کان سب پر مہر لگ جائے۔ کیونکہ ایک جو حق کو قبول نہیں کرتا۔ وہ اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جو خدا کے نور کو نہیں دیکھتا۔ وہ اندھا کر دیا جاتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ تمہارے عزیز رشتہ دار۔ دوست احباب۔ ہم قوم اور ہم وطن گونگے بہرے۔ اور اندھے بنا دیئے جائیں۔ جاؤ۔ اور ان کو ہدایت دو۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو

مسئلہ خلافت

بانیٔ سلسلہ کی وفات کے بعد اختلافات کا ظہور

جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کی وہ تقریر جو انہوں نے ۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ پر کی

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکّننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنًا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا ومن کفر بعد ذالک فاولٰٓئک ھم الفاسقون (سورۃ النور)

اختلافات کا ظہور

پیشتر اس کے کہ میں یہ بتاؤں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد کیا اختلافات ظہور میں آئے۔ اور ان کے کیا اسباب تھے میں یہ بتا دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن کریم احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان سے یہ ثابت ہے۔ کہ ہر نبی کے بعد اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور وہ وقت نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ جو اس نبی کی امت پر آتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت سے ظاہر ہے۔ کیونکہ اس میں جہاں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو نبی کی وفات کے بعد خلفا بھیجنے کی بشارت دی ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دین کو اس وقت مضبوط کرتا ہے۔ اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کی وفات پر ہمیشہ مومنین کے کمزور ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور وہ وقت بہت خوف کا ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ من یعش منکم فسیریٰ اختلافًا کثیرًا۔ یعنے جو شخص تم میں سے زندہ رہا۔ وہ میرے بعد بڑے بڑے اختلافات دیکھیگا۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آ جاتا ہے۔ وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا ایک خلیفہ کے ذریعہ اسکو مٹاتا ہے (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں" (الوصیت)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تنازعات کا سلسلہ

ان حوالجات سے واضح ہوتا ہے کہ بانی سلسلہ کی وفات کے بعد اختلافات ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ اور احادیث کا مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان دل ہلا دینے والا جھگڑا پیدا ہو گیا۔ انصار اپنے میں سے کوئی امیر بنانا چاہتے تھے اور مہاجرین ان کو سمجھاتے۔ اور اصل مستحق جو اس امر کے تھے۔ ان کی طرف توجہ دلاتے تھے۔ اس وقت اگر خدا کا فضل ان کے شامل حال نہ ہوتا۔ تو بالکل ممکن تھا۔ کہ دونوں فریق کے درمیان تلوار چل جاتی۔ دوسری طرف یہود اور عیسائی اور مسیلمہ کذاب مع اپنی زبردست فوج کے اور سجاح اور اسود عنسی اٹھے۔ تا اسلام کو نابود کر دیں۔ اور عرب میں کوئی اسلام کا نام لیوا نہ رہے۔ اس کے ساتھ عرب کے ایک حصہ نے ارتداد اختیار کر لیا۔ بہتیروں نے زکوٰۃ دینے کا انکار کر دیا۔ مسلمان اپنی قلت کے باعث دشمنوں کے نرغہ میں ایسے گھر گئے تھے۔ جیسے زبان بتیس دانتوں میں۔ یا یوں سمجھ لیں۔ کہ مسلمان اس وقت اس ریوڑ کی طرح ہو گئے۔ جو اندھیری رات میں جب خطرناک بارش آ جائے۔ اپنے نگہبان کی عدم موجودگی میں منتشر پھرتا ہے۔

الغرض یہ فتنہ دریا کی موج اور سمندر کی لہر کی طرح اٹھا۔ اور آناً فاناً عرب کے تمام خطہ پر چھا گیا۔ اس وقت ایسی بد امنی اور خوف لاحق ہوا۔ کہ سوائے مکہ اور مدینہ کے کہیں نماز نہ ہوتی تھی۔

حضرت موسےٰ حضرت مسیح ناصریؑ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جماعتیں

اسی طرح حضرت مسیحؑ کے صلیب کے واقعہ کے وقت ہوا کہ اس غمگین حادثہ کے سبب تمام حواری منتشر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ہوا۔ جبکہ ان کی موت ناگہانی سمجھی گئی۔ اور بنی اسرائیل اس جدائی کے سبب چالیس دن تک روتے رہے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت ہوا۔ جبکہ ایک طرف مخالفین نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا۔ جیسا کہ دہلی کے اخبار کرزن گزٹ نے اس موقعہ پر لکھا۔ کہ اس جماعت کا سر کٹ چکا ہے۔ اس لئے یہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور آپ کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد اندر سے ایک فتنہ اٹھنا شروع ہوا۔ یعنی بعض افراد نے جماعت میں زبردست تفرقہ پیدا کر کے اس کو جادۂ مستقیم سے ہٹا کر دوسری طرف لے جانے کی کوشش شروع کر دی۔

الغرض ہر نبی کی وفات کے بعد اس کی امت میں اختلاف کی زبردست رو چل پڑتی ہے جس سے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ الٰہی

سلسلہ کی عمارت جس کو خدا کے مامور نے کھڑا کیا۔ اس کی وفات کے بعد منہدم نہ ہو جائے اور وہ کشتی جس کا ناخدا وہ نبی ہو۔ اختلافات کے سیلاب میں بہہ نہ جائے

اختلافات پیدا ہونے کے اسباب

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسے اسباب ہوتے ہیں۔ جن کے باعث اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلا سبب ان اختلافات کے رونما ہونے کا یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ اپنی خدمات دین کی بنا پر جو وہ نبی کے زمانہ میں کرتے ہیں۔ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ہم ہی نبی کے بعد بڑے بننے کے مستحق ہیں۔ اور ہم کو بڑا افسر بنایا جانا چاہئے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے چونکہ اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور ہمارے ہی ذریعہ اسلام پھیلا ہے۔ اس لئے ہم اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ہم میں سے کوئی امیر ہو۔ قریب تھا کہ اس وقت اس اختلاف کے باعث تلوار چل جاتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس برگزیدہ جماعت کے شامل حال نہ ہوتا ؂

بعینہٖ یہی معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ہوا۔ جبکہ ابھی تھوڑے ہی دن آپ کی وفات پر گذرے۔ تو کچھ افراد کہنے لگ گئے۔ کہ ہم ہی جماعت کے مطاع ہیں۔ اور ہم پر کوئی مطاع نہیں۔ اگرچہ وہ کھلے لفظوں میں اپنی خدمات کا اظہار نہ کرتے تھے۔ مگر اصل میں ان کے اس ادعا کی محرک یہی بات تھی۔

تربیت کا نقص

دوسری وجہ بانی سلسلہ کی وفات کے بعد ظہور اختلاف کی یہ ہوتی ہے کہ چونکہ خدا کے مامور دنیا میں صداقت اور راستبازی کی تخم ریزی اپنی زندگی میں کر جاتے ہیں۔ اس لئے ان کے بعد وہ وقت آتا ہے۔ کہ ان کا بویا ہوا بیج بڑھے اور لہلہائے اور جو پودا وہ انسانی قلوب کی زمین میں لگا گئے۔ وہ درخت کی صورت اختیار کرے۔ ایسے وقت میں گروہ در گروہ سلسلہ میں داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ کہ ان کی دینی تعلیم و تربیت کا پورے طور پر خیال رکھا جائے۔ مگر بوجہ اس کے کہ کثرت کے ساتھ لوگ الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ ان سب کی پوری طرح تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جب ایران روم اور مصر میں فتوحات ہوئیں۔ اور کروڑوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے۔ تو ان کی تعلیم کا پورے طور پر انتظام نہ کیا جا سکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ان کو اسلام کے احکام کی بجا آوری بار معلوم ہونے لگی۔ اور وہ جوش جس کے ماتحت وہ مسلمان ہوئے تھے۔ ٹھنڈا ہونے لگ گیا۔ پرانی عادات نے پھر عود کرنا شروع کیا۔ اور بوجہ اسلام کے دلوں میں داخل نہ ہونے کے وہ شریعت کی حدود توڑنے سے باز نہ رہے۔ اور جب حدود شریعت کو قائم کیا جاتا۔ تو ناراض ہوتے۔ اور خلیفہ اور اس کے عمال پر اعتراض کرتے۔ ان کے خلاف اپنے دل میں کینہ رکھتے۔ اور اس طرح ان کے انتظام کو برباد کر دینے کی فکر میں رہتے ؂

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں بھی یہ فتنہ ستریوں کی صورت میں ظاہر ہوا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس فتنہ کو نابود کر دیا۔

اصل تعلیم کی اشاعت نہ کرنا

تیسرا سبب بانی سلسلہ کی وفات کے بعد اختلافات کے رونما ہونے کا یہ ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ جو سلسلہ میں داخل ہو کر بدقسمتی سے اس کی صحیح تعلیم کو نہیں سمجھتے۔ وہ بانی سلسلہ کی وفات کے بعد اس کی تعلیم کو غلط طور پر اپنی عقل سے کام لے کر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس سے ان کی اصل غرض بڑائی اور امارت کا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ جماعت میں فساد رونما ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد ایک انجمن بن گئی تھی۔ اس انجمن کے ممبروں میں سے ایک پولوس بھی تھا۔ اس نے پطرس کو جو مسیح کے پہلے جانشین تھے۔ کہا۔ کہ آؤ ہم مسیحیت کو بنی اسرائیل کے علاوہ دوسری قوموں میں پھیلائیں اس پر پطرس نے کہا۔ یسوع مسیح نے کہا ہے۔ میں کتوں کے آگے موتی نہیں پھینکنا چاہتا۔ لکھا ہے کہ چونکہ پطرس کا ان لوگوں پر بہت رعب تھا۔ اس لئے اس وقت یہ بات دب گئی۔ لیکن ان کے دلوں میں یہ بات جمی رہی۔ اور وہ اس فکر میں رہے۔ کہ کوئی موقعہ ملے۔ تو اپنی بات کو پورا کریں۔ جب پطرس کے بعد یعقوب خلیفہ ہوا۔ جس کی چھوٹی عمر تھی۔ تو انہوں نے اس کے سامنے بھی یہی بات پیش کی۔ اس نے بھی کہا۔ کہ دیکھو۔ اس کے متعلق پطرس نے کہا تھا۔ کہ جس کو مسیح نے نہیں کیا۔ اس کو میں کس طرح کروں اب میں بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ جس کو مسیح اور پطرس نے نہیں کیا اس کو میں کس طرح کر سکتا ہوں۔ اس پر ان میں سے بعض آدمی جو جو شیلے تھے۔ یعقوب سے الگ ہو گئے۔ اور غیر قوموں کو ساتھ ملاتے ہوئے شریعت کو لعنت کہنے لگ گئے ؂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ہوا۔ کچھ لوگ ایسے کھڑے ہو گئے۔ جو آپ کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے۔ یا سمجھ تو گئے تھے۔ مگر عمداً اس کے خلاف انہوں نے کوشش کی۔ تاکہ غیروں میں مقبول ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت تو وہ آپ کے رعب کے باعث دبے رہے۔ اور علانیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف نہ کر سکے۔ مگر یہ چنگاری ان کے اندر سلگتی رہی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہٗ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خلیفہ ہوئے۔ اور آپ ابھی عمر میں چھوٹے تھے۔ تو انہوں نے کھلے طور پر مخالفت شروع کر دی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہٗ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور آپ کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے ؂

الغرض تیسرا سبب اختلاف کا بانی سلسلہ کی تعلیم کے خلاف بعض افراد کا اپنی عقل سے کام لے کر غلط خیالات کا پھیلانا ہوتا ہے۔ جس سے غرض بڑائی اور عزت کا حصول ہوتا ہے ؂

حریت اور مساوات کی تعلیم کا ناجائز استعمال

چوتھا سبب اختلاف کے پیدا ہونے کا یہ ہوتا ہے۔ کہ بانی سلسلہ حریت فکر اور آزادی عمل اور مساوات افراد کی جو عمدہ اور اعلےٰ تعلیم دیتا ہے۔ اس کا غلط استعمال کیا جاتا ہے ؂

جس طرح عمدہ غذا بعض دفعہ بیماری کو فائدہ کی بجائے نقصان دیدیتی ہے۔ اسی طرح بعض طبائع جو مخفی طور پر بیماریوں کا مادہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اس حریت فکر اور آزادی عمل سے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتی ہیں۔ اور اس کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتیں۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک ناپاک روح کے انسان نے آپ سے کہا۔ کہ یا رسول اللہ تقویٰ سے کام لیں۔ اور انصاف سے مال تقسیم کریں۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ کہ انہٗ یخرج من ضئضئ ھٰذا قوم یتلون کتاب اللہ رطبا لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ (بخاری) یعنے اس شخص کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی۔ جو اگرچہ اللہ تعالےٰ کے کلام کی تلاوت کریگی مگر قرآن اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیگی۔ جس طرح تیر اپنے نشانے والی جگہ سے دوسری دفعہ ان خیالات کی دبی ہوئی آگ نے ایک شعلہ حضرت عمرؓ کے وقت بلند کیا۔ جبکہ آپ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو ایک شخص نے کہا۔ کہ ہم اس وقت تک آپ کی بات نہ سنیں گے جبتک آپ یہ نہ بتائیں۔ کہ مال غنیمت میں سے تو آپ کو اتنا حصہ نہ ملا تھا۔ کہ یہ کرتہ آپ بناتے۔ پھر کہاں سے یہ کرتہ بنا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے عبداللہ نے اپنا حصہ مجھ کو دے دیا تھا جس سے یہ کرتہ بنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تو اس فتنہ نے ایسی خوفناک صورت اختیار نہ کی۔ ہاں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں یہ فتنہ بڑھا اور اس قدر ترقی کر گیا۔ کہ آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں تو اور بھی ترقی کر گیا ؂

دوست نما دشمنوں کا وجود

پانچواں سبب بانی سلسلہ کی وفات کے بعد اختلافات کے پیدا ہونے کا یہ ہوتا ہے کہ جب مخالف اس صداقت اور صحیح تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے دلائل اور براہین کے ساتھ عاجز آ جاتے ہیں اور ظاہری سامانوں سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تو دوست بن کر دشمن کا کام کرتے ہیں اور موافق بن کر مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت میں عظیم الشان فتنہ اور فساد کھڑا کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بعض شقی القلب لوگوں نے بظاہر اسلام قبول کیا۔ مگر مسلمان ہو کر اسلام کو تباہ کرنے کی سازش کی۔ اور وہ ایک حد تک اس میں کامیاب بھی ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کا نظارۂ قدرت دکھانا

چھٹا سبب اختلاف کے پیدا ہونے کا یہ بھی ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشا ہوتا ہے کہ جس طرح نبی کے ظہور کے وقت اختلاف پیدا کر کے اپنی قدرت کا ثبوت دیتا ہے اسی طرح اس کی وفات پر اختلافات پیدا کر کے پھر اپنی قدرت کا نظارہ دکھائے اور ظاہر کرے کہ دراصل اس سلسلہ کا محافظ خدا ہی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نبی کو وفات دے کر اپنی دوسری قدرت کا اظہار کرتا اور جماعت کی عظیم الشان حفاظت فرماتا ہے۔

کامل عبد کی تائید و نصرت

ساتویں وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی کامل اور اعلیٰ بندے کو دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اس کی مخالفت میں پہلے ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے اس وقت اس بندہ کو اپنے کمالات ظاہر کرنے کا موقعہ دیتا ہے تب وہ بندہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کے ساتھ اس مخالفت کے ہوتے ہوئے غیر معمولی طور پر مظفر و منصور ہو جاتا ہے۔

خلیفہ کا تقرر

غرض جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود نبی کو بھیج کر ایک جماعت اس کے ہاتھ پر تیار کر دیتا ہے اور وہ نبی اپنی زندگی میں جماعت کی اعتقادی، اخلاقی، علمی اور عملی حالت کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جیسا کہ مامور اپنی موجودگی میں شریعت کی طرف بار بار توجہ دلاتا رہتا ہے ان کے اندر خشیت الٰہی اور اخلاص باللہ پیدا کرتا ہے۔ اگر کوئی اس کی تعلیم کو غلط طور پر پیش کرتا ہے تو اسے منع کرتا ہے جہاں وہ دینی حریت فکر و آزادی عمل و مساوات کا درس دیتا ہے وہاں اس کے بیجا استعمال کرنے والے کو روکتا ہے جیسے اس کی دور بین نظر فوراً اس شخص کو جو دشمن ہو کر دوستی کے لباس میں اس کے سلسلہ کو خراب کرنا چاہتا ہے شناخت کر لیتی ہے اور اس سے وہ اپنی جماعت کو خبردار کر دیتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ اس کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے سب سے اعلیٰ فرد کو جس پر اس نبی کے انوار کا سب سے زیادہ عکس پڑا ہوتا ہے اور جو اس نبی کی تعلیم اور اس کی بعثت کے مقصد کو سب سے زیادہ شناخت کر چکا ہوتا ہے۔ اس کا دل اس کی محبت و عظمت سے لبریز ہو چکا ہے خلیفہ بنا کر اس جماعت کی حفاظت کرتا ہے تب خدا اس پر روح القدس اتار کر اس کے دل کو مضبوط کرتا ہے۔ اور وہ تمام کام جو نبی کرتا تھا۔ انہیں خلیفہ سرانجام دیتا ہے۔

اختلافات کے انسداد کا ذریعہ

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ نبی کے بعد پیدا ہونے والے اختلافات کا انسداد صرف خلافت سے ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے جہاں اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ نبی کی وفات کے بعد خوف پیدا ہونے اور دین کے کمزور ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ایسے وقت میں میں ضرور ضرور خلیفے بناؤنگا اور ان کے ذریعہ پھر دین کو مضبوط اور خوف کو امن سے بدل دونگا۔ اور کما استخلف الذین من قبلھم کہہ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ہمیشہ سے ہی میرا یہ طریق رہا ہے۔ کہ میں نبی کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ ان اختلافات کو رفع کرتا رہا ہوں۔ پس یہ آیت وضاحت کے ساتھ اس امر پر روشنی ڈالتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلفاء کے ذریعہ اختلافات کو دور کیا کرتا ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جس صداقت کی تخم ریزی وہ نبی کے ذریعہ کرتا ہے اس کی وفات کے بعد اس کی حفاظت نہ کرے اور نبی کا کوئی جانشین قائم کر کے اس کو ترقی نہ دے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو اس نبی کی تمام کوششوں پر پانی پھر جائے اور سب محنت رائیگاں چلی جائے اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بعد اس کی کوششوں کو بارآور کرنے کے لئے کوئی ایسا انتظام ہو جس سے اس کے جاری کردہ کام رک نہ جائیں۔ اور وہ خلافت کا ہی نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے بعد قائم فرماتا ہے

نبی کا قائم مقام خلیفہ ہی ہو سکتا ہے

پھر اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ ایک وقت میں ایک ہی ہوتا ہے کوئی انجمن نبی کی قائم نہیں ہوتی۔ کیونکہ کما استخلف الذین من قبلھم اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ نبی کی وفات پر انجمن یا ایک جماعت اس کی قائمقام ہوئی ہو ہمیشہ ایک شخص خلیفہ ہوتا رہا۔ اسی طرح آنحضرت صلعم نے بھی جہاں اپنے بعد اختلافات پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ وہاں اس کا علاج یہ بتایا کہ فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ یعنی ایسے وقت میں اے مسلمانو تم نے میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت پر عمل پیرا ہونا۔ گویا واضح طور پر بتا دیا کہ خلفاء ہونگے اور ان کا طرز عمل ہی بہترین ہو گا۔ پھر ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما (مسلم) جب دو خلیفے ایک وقت میں ہوں تو دوسرے کے مقابلہ کرو۔ اس سے نہ صرف خلفاء کے وجود پر روشنی پڑتی ہے بلکہ یہ بھی کہ ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ ہونا چاہئیے۔ پھر خلافت کے خدا کی طرف سے ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کو فرمایا انہ لعل اللہ یقمصک قمیصًا فان ارادوک علی خلعہ فلا تخلعہ لھم (ترمذی) یعنی خدا تجھ کو کرتہ پہنائیگا اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ مگر تو اس کو ہرگز نہ اتارنا۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے خطرناک اختلاف کے وقت جس کی خبر حضرت عثمانؓ کو دے رہے ہیں ہاں ایسے شدید اختلاف کے زمانہ میں جس نے کہ امت محمدیہ کی بنیادوں کو ہلا دیا اور جس نے اسلام کو سخت ضعف پہنچایا ایسے وقت بھی بتایا کہ اگر قوم اور امت ترقی کر سکتی ہے تو خلافت کے ذریعہ ہی اور جو لوگ خلافت کے خلاف ہونگے وہ خدا کے منشاء کے خلاف اس فعل کے مرتکب ہو رہے ہونگے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کا کرتہ اے عثمانؓ تجھ کو خدا پہنائے گا۔

خلافت پر صحابہؓ کا تعامل اور اجماع

قرآن و حدیث کے بعد خلافت کے مسئلہ پر اجماع صحابہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کے متعلق فرمایا ہے۔ والسابقون الاولون من المھاجرین و الانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ۔ اس آیت میں بتایا ہے کہ صحابہ کی اتباع سے خدا راضی ہو سکتا ہے۔ صحابہ کا دوسرا اجماع اس بات پر ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ ایک شخص ہونا چاہئیے چنانچہ انہوں نے پہلے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر ان کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر اور پھر حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

پھر نہ صرف یہ ثابت ہے۔ کہ خلفاء ہوئے۔ بلکہ واقعات گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلفاء کے ذریعہ ان اختلافات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد رونما ہوئے قلع قمع ہوا۔ اور ان کے ذریعہ عالم اسلامی کا شیرازہ بندھا رہا۔ ان کے وقت میں

جس سرعت کے ساتھ اسلام نے ترقی کی ہے۔ اس کا ہر مخالف و موافق گواہ ہے۔ اگر خلافت کا سلسلہ درست نہ ہوتا۔ تو ناممکن تھا۔ کہ امت محمدیہ کا اجماع ان چاروں خلفا پر ہو جاتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لا یجمع امتی او قال امت محمد علی ضلالۃ (ترمذی) کہ میری امت کا اجماع کبھی ضلالت پر نہ ہوگا

مسئلہ خلافت اور حضرت مسیح موعودؑ

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔ کہ "جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا ایک خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے" (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء) اور رسالہ الوصیت میں بھی جہاں آپ نے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت کے متعلق لکھا "خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے اس معجزہ کو دیکھ لیتا ہے جیسا کہ ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ ۔ ۔ ۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔"

اس کے آگے فرماتے ہیں۔ "سو اے عزیزو جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداوند تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے" (الوصیت صلا)

اس میں آپ نے وضاحت سے بتا دیا کہ میرے بعد بھی اسی طرح خدا دوسری قدرت ظاہر کرے گا۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذریعہ ظاہر کی تھی یعنی خلیفہ بنا کر۔ یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپ کی ساری جماعت اپنے میں سے ایک کے ہاتھ پر جمع ہو کر ان کو اپنا خلیفہ مان لیا۔ اب کیونکر یہ ہو سکتا تھا۔ کہ ساری جماعت غلطی پر ہوتی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرما چکے ہیں کہ امت محمدیہ کا اجماع ضلالت پر کبھی نہ ہوگا۔ اگر اس وقت خلیفہ منتخب نہ ہوتا تو جماعت میں خطرناک تفرقہ پیدا ہو جاتا۔ جو کبھی دور نہ ہو سکتا۔

قدرت ثانیہ کا جلوہ

میں نے بتایا ہے کہ بانیٔ سلسلہ کی وفات کے بعد اختلاف اس لئے بھی ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ دراصل اس سلسلہ کا محافظ میں ہوں اور میں ہی اس کو چلا رہا ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد باوجود اس شدید اختلاف کے جو تمام عرب میں پھیل گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کے ذریعہ اس کو دور کر دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سلسلہ خلافت قائم کیا اور ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلیفہ بنایا۔ اور وہ لوگ جو اس وقت جماعت میں بڑے سمجھے جاتے تھے ان کو جماعت سے علیحدہ کر کے ایک مرتبہ پھر یہ بتا دیا کہ دراصل خدا ہی اس سلسلہ کا نگران ہے

اعداء پر غلبہ

اسی طرح ایک وجہ اختلاف کی یہ بھی ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جب کبھی کوئی کامل فرد دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو اس کے خلاف ایک زبردست لہر پیدا کر دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ اس بندہ کے کمالات ظاہر ہونے کا موقعہ دیتا ہے تاکہ وہ انسان دنیا میں شناخت کیا جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت زبردست اختلاف پیدا ہوا اور اس میں لوگوں کو حضرت ابوبکر کے کمالات کا علم ہوا۔ اگر وہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ تو حضرت ابوبکرؓ کی شخصیت مخفی رہتی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وقت شدید اختلاف پیدا ہوا اور یہ اس لئے ہوا۔ تا خدا ظاہر کرے کہ میرا یہ بندہ کیسا اولوالعزم ہے چنانچہ وہ کام جو آپ کے وقت میں آپ کے ہاتھوں سلسلہ کے ہوئے۔ وہ آپ کے کمالات اور آپ کی اولوالعزمی کا زبردست ثبوت ہیں (باقی)

اعلان

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم کی جائداد کے متعلق تقسیم کا فیصلہ محکمہ قضاء نے حسب ذیل کیا ہے "کل جائداد جو قاضی صاحب مرحوم کی فوتیدگی کے وقت میں تھی اس میں سے حصہ وصیت اگر کوئی ہو۔ یا کسی کے حق میں ہبہ ہے۔ تو اس کو نکال کر باقی جائداد کو تیس حصص میں تقسیم کیا جائے جن میں سے چار حصے قاضی صاحب مرحوم کی بیوہ کو دے جائیں اور سات سات حصے ہر سہ لڑکوں کو گویا کل ۲۱ حصص تینوں لڑکوں کو۔ اور سات حصہ دونوں لڑکیوں زینب بی بی و بشریٰ بی بی کو دے جائیں۔" (ناظر امور عامہ قادیان)

16

مسلمانانِ بڈھلاڈا سخت خطرہ میں

سکرٹری انجمن امداد المسلمین بڈھلاڈا نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ صورت حال میں سکون پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ حالات اور بھی نازک ہو گئے ہیں مسلمانوں کو خوف ہے۔ کہ ہندو اور سکھ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس علاقہ سے فنا کر دیں۔ وجہ یہ ہے کہ مسلمان اس علاقہ میں اقلیت میں ہیں۔

سکرٹری صاحب کا بیان ہے۔ دو ماہ ہوئے مکہ بڈھلاڈا کا سانحہ رونما ہوا۔ لیکن پولیس اب تک مجرموں کا پتہ نہ لگا سکی حالانکہ معلوم تھا۔ کہ یہ ایک پہلے کی بنائی ہوئی سازش کا نتیجہ ہے ماسٹر تارا سنگھ نے تعطیلات دسہرہ کے زمانہ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ پر جو تقریر کی تھی۔ یہ حادثہ اس کی وجہ سے بروئے کار آیا تھا۔ ان ایام میں بڈھلاڈا میں ہندوؤں اور سکھوں کے متعدد جلسے مقامی مسلم آبادی کے قتل عام کے منصوبے سوچنے کے لئے پبلک اور خانگی طور پر منعقد ہوئے سمادھ پر تقریر کرتے ہوئے ماسٹر تارا سنگھ نے وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ اعلان کے سلسلہ میں اپنے اہل مذاہب کے جذبات کو مشتعل کیا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر مسلمانوں کے خون کی دھمکی دی۔ چونکہ ایسا کرنے کا اور کوئی سبب نہیں مل سکتا تھا۔ اس لئے "ذبیحہ گاؤ کو روکنے" کے بہانے یہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گاؤ کشی کا معاملہ جسے اب زیادتی کا اصل سبب بتایا جاتا ہے۔ فی الحقیقت ارباب سازش کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہے کیونکہ زیر بحث گائے ایک سکھ نے فروخت کی تھی۔ وہ بیچنے کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ہندو اور سکھوں کی ایک منظم جماعت مذبح پہنے کر آیا۔ تاکہ انہیں مذبوح گائے بتا کر ان کے جذبات کو مشتعل کر سکے۔ اگر یہ کام پہلے ہی سے سوچا ہوا نہ ہوتا۔ اور یہ جماعت ہر گائے کی تلاش میں چکر کاٹ رہی تھی۔ تو یہ پہلے مرتبع تال منڈی میں آتی۔ کیونکہ یہیں پر گائے فروخت کی گئی تھی۔ اور گائے بیچنے والے کی معیت ہیں براہ راست مذبح تک لاتی۔

سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں۔ ہم ارکان مقامی مجلس قانون ساز اور ارکان لیجسلیٹو اسمبلی سے درخواست کرتے ہیں۔ تاکہ وہ حکومت پر زور ڈالیں۔ کہ وہ اس سلسلے میں موثر اور زبردست کارروائی عمل میں لائے۔ اور اس علاقہ میں مزید بربریت کو روکنے کیلئے فوری تدابیر پر عمل کرے۔ اگر صورت حالی اور بے آئینی کی روح کو اسی طرح جاری رہنے کی اجازت دی گئی۔ تو ڈر ہے۔ کہ یہ ملک کے طول و عرض میں پھیل جائیگی۔ اور اس کے

وصیتیں

نمبر 3675 :- میں اعظم علی ولد چودہری رحمت علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص تحصیل شاہدرہ ضلع شیخوپورہ آج بتاریخ 1/31 بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ...روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد :- اعظم علی بی ایس سی۔ آنرز۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج راولپنڈی بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد ایوب۔ بی۔ اے علیگ امیر جماعت احمدیہ بیرہ حال راولپنڈی۔ گواہ شد: چودہری مختار احمد ایاز بی۔ اے جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ راولپنڈی ؎

نمبر 3507 :- میں سائرہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب بنت گوہر علی صاحب قوم گوجر عمر ۱۸ سال ساکن چھٹ ڈاکخانہ بڈووال تحصیل و ضلع لدھیانہ آج بتاریخ 7/32 19 بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زیور اور حق مہر جس کی قیمت یک صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارا صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور علاوہ اس کے تین پارچات۔ سلائی کا کام مشین سے کرتی ہوں۔ جس کی پیداوار ماہوار بلحاظ معمولی دیہات کے زیادہ سے زیادہ دو روپے ماہوار ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتی رہوں گی۔ اور میری جائداد جو بوقت میری وفات کے ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی

العبد :- سائرہ بیگم بنت علی گوہر صاحب زوجہ ابراہیم صاحب۔ گواہ شد محمد عبد اللہ ولد حسین ساکن چھٹ گواہ شد بقلم خود ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید محمد علی شاہ انسپکٹر حلقہ

نمبر 3533 میں مسماۃ بی بی زوجہ گوہر علی قوم گوجر عمر ۔۔۔ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن چھٹ ڈاکخانہ بڈووال تحصیل و ضلع لدھیانہ آج بتاریخ 7/31 19 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت اپنے حق مہر اور زیور کی مالیت مبلغ ایک سو روپیہ کی جائداد ہے۔ جس پر میرا گزارہ نہیں ہے۔ میرا گزارا میرے داماد مسمی ابراہیم کوٹری کے ذمہ ہے۔ لہذا میں اپنی اس جائداد مبلغ یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس رقم کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ قادیان کروں۔ تو اس کی رسید لے لوں گی۔ وہ رقم میرے حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء گواہ شد۔ محمد عبد اللہ ولد حسین ساکن چھٹ۔ العبد :- بی بی زوجہ گوہر علی گواہ شد بقلم خود ابراہیم کوٹری گواہ شد۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر حلقہ

نمبر 3418 میں امین اللہ ولد محمد بخش قوم راجپوت پیشہ ترکھان عمر ۲۴ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور آج بتاریخ 1/31 13 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع محلہ دار الرحمت مشترکہ مابین میرے چھوٹے بھائی مستری مہر اللہ و خاکسار قیمتی ۱۷۰۰ روپے کا ہے۔ لیکن میرا گزارا صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۔۔ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو ایسا روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد امین اللہ۔ گواہ شد۔ محمد ایوب بقلم خود گواہ شد ابو ایوب محمد علی بقلم خود۔

نمبر 3525 میں رانی زوجہ منشی احمد بخش قوم ارائیں ساکن میانوالی رامیاں۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر آج بتاریخ 12/31 22 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۔۔ زیورات نقرئی و طلائی مالیت ۱۶۰ کل مالیت ۱۹۰ روپے بقلم عبد الواحد ولد احمد بخش احمدی پسر موصیہ سکنہ موضع میانوالی رامیاں 12/31 22

العبد :- رانی زوجہ احمد بخش مرحوم سکنہ میانوالی رامیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر گواہ شد۔ جان محمد نمبردار موضع شیخوال تحصیل نکودر ضلع جالندھر گواہ شد علی محمد احمدی بقلم خود مدرس ساکن موضع شیخ وال

نمبر 3365 میں فضیلت النساء بی بی زوجہ سید قمر الدین احمد احمدی ساکن کوسبھی پرگنہ سلہوٹ نگمر کٹک آج بتاریخ 10/30 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کل جائداد قریباً اماں (ایک اماں پانچ گونٹھ بارہ سینو) جسکی قیمت کا اندازہ ۹۳۰ روپیہ اور زیورات قریباً ایک سو روپیہ کل ایک ہزار تیس روپیہ میں اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ان جائداد پر قابض ہوگی۔ سوائے اس کے اور کوئی جائداد نہیں۔ مہر معاف کرچکی ہوں۔ ہاں اگر بعد وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ عاجزہ اپنی جائداد غیر منقولہ کی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ہر سال دفتر مقبرہ بہشتی قادیان کو ارسال کیا کرے گی نشان انگوٹھا فضیلت النساء بی بی

گواہ شد۔ سید مرید احمد احمدی کوسبھی کٹک۔ گواہ شد۔ سید محمود زاہد احمدی سکنہ جرام پور ضلع کٹک

نمبر 3366 میں سید عبد الرحیم ولد سید حسین شاہ صاحب ساکن بیگلانہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ آج بتاریخ 12/31 26 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی تقریباً ڈیڑھ سو کنال واقعہ موضع بیگلانہ اور تقریباً ۲۰ کنال واقعہ موضع مگل چار داخل گڑھہ حبیب اللہ جس کی کل قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد ہے جو کہ اس وقت اندازاً مبلغ دس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔

العبد۔ عبد الرحیم شاہ بقلم خود

گواہ شد۔ عبد الحی ایل ٹولکس

گواہ شد۔ محمد عبد اللہ کلرک فیلڈ پی آر سنل

احمدی مستند ترجمہ والی حمائل شریف

سنہری خوبصورت مجلد

جس کا ہدیہ للعہ تھا۔ محض جلسہ سالانہ کی خاطر از ۲۰ دسمبر ۳۳ء تا یکم فروری ۳۴ء صرف ایک روپیہ چار آنہ عہ رکھا ہے۔ احباب اس حیرت افزا رعایت کو دیکھ کر متعجب ہونگے۔ چونکہ اصل لاگت سے بھی کئی درجہ کم رقم لی جائیگی۔ محض اس لئے کہ یہ مستند ترجمہ دوستوں تک پہنچانا مقصود ہے۔

محمد اسمعیل محمد عبد اللہ تاجران کتب قادیان

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ ایس۔ ڈی۔ ڈھن صاحب اے۔ آر۔ ایس۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں جرا ثیم ترنیہ جو ثیم اناثیہ پر غالب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت للعہ علاوہ محصول۔ احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ بیسیوں تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر ایم نواب الدین منیجر جوب اولاد فریندی میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اپنی صحت کی فکر کیجئے!

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ اور یرقان کیلئے تریاق ہونیکے علاوہ معدہ میں طاقت پیدا کرتا ہے پیلوں اور جوڑوں کے پرانے درد کو دور کر کے مضبوط اور طاقتور بناتا ہے ضعیف کمزور اعصاب میں قوت پیدا کرتا ہے غذا کو ہضم کر کے جزو بدن بناتا ہے اور صالح خون پیدا کرتا ہے دائمی قبض کو رفع کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کی تقویت اور پھیپھڑوں کی اصلاح کیلئے ایک لاجواب چیز ہے کثرت پیشاب پرانی کھانسی۔ درد کمر جسم کی خارش۔ تھوڑا چلنے سے دم پھولنا کسی کام کو جی نہ چاہنا طبیعت کی گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو دفع کرنیکے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے عرق نور صرف بیماریوں ہی کیلئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کیلئے اس کا استعمال ان کو ہر بیماری سے بچائے رکھتا۔ رنگ سرخ۔ خون کی صفائی جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کرتا اور آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچا کر صحت کا بیمہ کر دیتا ہے عرق نور عورتوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی یہ ایک بے نظیر دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ایام ماہواری کی شکایت طور پر دور ہو جاتی ہے خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے ہمارا ٹیکہ بہترین ہے۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ۔ المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان اور پہاڑ گنج بازار دہلی

فروخت زمین

میں نے اپنی ایک کنال زمین خسرہ نمبر ۴۸ میں سے جو موضع بھینی بانگر متصل قادیان میں ہے اور جو مفصلہ ذیل نقشہ میں دکھائی گئی ہے۔ نورجہان صاحبہ اہلیہ خورد محمد عثمان صاحب قریشی احمدی کو مبلغ دو سو پچاس روپے میں معرفت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم اے۔ فروخت کر دی۔ اور اس پر قبضہ مالکانہ کرا دیا ہے۔

العبد سید محمد عبد اللہ ولد سید عزیز الرحمٰن قادیان بر آئیسہ عزیز الرحمٰن بقلم خود ۲۰ جون ۱۹۳۳ء گواہ شد۔ حمید الدین ولد حمید الدین بقلم خود ۲۰ جون ۱۹۳۳ء گواہ شد۔ الطاف حسین ولد قریشی محمد مہدی حسین ۲۰ جون ۱۹۳۳ء بقلم خود

شمال — حد تعمیر قادیان — غرب — جنوب

۴۷ — ۴۶ — ۴۸ — ۴۹ — ۵۹ — ۶۱ — ۶۰ — ۵۸ — ۵۷ — ۵۶ — ۵۵ — ۱۵۸ — ۱۵۷

حیرت انگیز رعایت میں چار ماہ کا اضافہ

آزمائش کا مزید موقعہ

ہم نے جو اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کے لئے ان کی قیمتوں میں ۱۲ فی روپیہ کی غیر معمولی رعایت ۲۰ نومبر ۳۳ء تک کیلئے رکھی تھی۔ اس کو جلسہ سالانہ اور ماہ رمضان کی آمد کی خوشی میں یکم مارچ ۳۴ء تک کیلئے اور مدت بڑھا دی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس موقعہ کو غنیمت جان کر ان ادویات کا تجربہ کریں گے۔

کناری رونس امراض مخصوصہ میں بے حد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بے نظیر چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کرنیوالی۔ مستورات کے ایام کی بے قاعدگی درد کمی بیشی سب و قتی اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے ہر عمر کے افراد استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ کوئی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ میر فضل الرحمٰن صاحب نعمت ایجنسی درویش منزل گھباغ نیکری حیدر آباد تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی ادویہ عجیب چیز ہے۔ خصوصاً عمر بوڑھوں کے لئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپ کی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں معدہ درست۔ ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی موٹا نہیں ہوا۔ بہت بہتر اور مفید کناری رونس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو تین شیشی کے مزید بھی استعمال کروں۔ قوت اچھی پیدا ہو گئی ہے۔

سرمہ نورانی۔ امراض چشم میں بے حد مفید خصوصاً ککروں کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ بہت لوگوں نے اس کو استعمال کر کے عینکوں کو خیر باد کہہ دیا ہے اصل قیمت دو روپے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ کرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی بی اے بی ٹی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے۔ بیس بار آپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں۔ ایک دفعہ بھل سے جلوایا تھا لیکن تکلیف بدستور رہی میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں۔ کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میں تا زیست آپ کا اور آپ کے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا۔

عطریات ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بے نظیر ہیں۔ ۲ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصول بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان۔ پنجاب

عید کیلئے کٹ پیس منگواؤ فائدہ اٹھاؤ

عمدہ عمدہ۔ نئے نئے دلکش خوش رنگ و ضع کا نرخ میں ارزاں۔ کٹ پیس پارچہ کا تازہ مال آ گیا ہے۔ جسے عید کے لئے ہر مسلمان خرید نا پسند کریگا۔ نرخ ارزاں ہے۔ ٹکڑا لمبا ہے۔ تجارت کے لئے تھوک نرخ پر ڈھائی صد۔ ڈیڑھ صد۔ اور پچھتر روپیہ کی پچھوٹی گانٹھیں منگوائیے۔ اور اہل وعیال کیلئے تیس یا بیس روپیہ کا بنڈل جس میں زنانہ۔ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ کٹ پیس ہوگا۔ چوتھائی رقم ہمراہ آرڈر ارسال کریں۔ کل رقم پیشگی بھیجنے والوں کو کرایہ میں خاص رعایت ہوگی۔ ایس۔ رفیق بھائی۔ جنرل سپلائرز۔ چیکب سرکل بمبئی

(عرب کی مقدس کھجور آ گئی ہے۔ رمضان شریف میں منگا کر ثواب حاصل کریں)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اتحاد کانفرنس کے اجلاس کلکتہ سے مایوس ہو کر شیخ عبدالمجید صاحب سندھی بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ جاتے ہوئے آپ پنڈت مدن موہن مالویہ کے نام ایک خط چھوڑ گئے۔ جس میں لکھا ہے کہ میں اور آل پارٹیز مسلم کانفرنس لکھنؤ کے دوسرے ارکان نہایت غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب تک بنگال کونسل میں مسلمانوں کو ۵۱ فی صدی نشستیں غیر مشروط طور پر عطا کرنے پر ہندو راضی نہیں ہوتے۔ اس وقت تک اتحاد کانفرنس کی ماتحت کمیٹی کا اجلاس جاری رکھنا اور بظاہر اتحاد کی نمائش کرنا بالکل بیکار ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ مسئلہ بنگال کو آل انڈیا مفاہمت کا جزو قرار دیا جائے۔ اور جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ الہ آباد کانفرنس میں جو دیگر فیصلے ہوئے ہیں مسلمان انہیں منظور نہیں کر سکتے۔ شیخ عبدالمجید سندھی کے اس طریق عمل سے سیاسی حلقوں میں اتحاد کانفرنس کا مستقبل تاریک خیال کیا جاتا ہے۔

ایرانی قونصل مقیم بمبئی نے اس بیان کی جو حال ہی میں اخبارات میں شائع ہوا ہے پر زور تردید کی ہے۔ کہ شاہ ایران نے ملک کی مالی مشکلات کی وجہ سے بعض شاہی جواہرات کو لندن یا پیرس میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایران مالی مشکلات میں مبتلا نہیں۔

حکومت برطانیہ جب سے معیار زر سے دست کش ہو گئی ہے اس وقت سے اب تک بمبئی سے غیر ممالک کو ایک ارب ۵ کروڑ ۷۲ لاکھ ۶۰ ہزار ایک سو نوے روپیہ کا سونا جا چکا ہے۔ ہفتہ مختتمہ ۱۳ دسمبر کو ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ۴۵ ہزار ایک سو تیس روپیہ کا سونا گیا۔

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا ایڈیشنک منڈل پنجاب کے صدر پنڈت سری کرشن شاستری نے گورو دیو رمندر کانی کٹ کے زموران اور بعض دوسرے لوگوں کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اچھوت مندروں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ پنجاب کی تمام سناتن دھرم سبھاؤں کا یہی خیال ہے منڈل آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے صوبہ کے بوائے سکاؤٹوں کے نام سال نو کے لئے جو پیغام بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ چونکہ میں اس سال ہندوستان سے رخصت ہو جاؤں گا۔ اس لئے یہ سال نو کا آخری پیغام ہے۔ پنجاب نے سکاؤٹنگ کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس صوبہ کے بوائے سکاؤٹ اس معیار کو گرنے نہ دیں گے اور بہترین نتائج کے لئے کوشش کریں گے۔ سکاؤٹوں کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے گھروں کو مسرت افزا اور اتحاد پرور بنائیں۔ جہاں اب لڑائیاں ہے وہاں امن قائم کریں اور جہاں اندھیرا ہے وہاں روشنی پھیلائیں۔

واشنگٹن کے ایوان نمائندگان نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس میں فلپائن کے باشندوں کو دس سال کے عرصہ میں آزادی عطا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

دران آشرم کانفرنس کا ایک اجلاس ۲۸ دسمبر چوگھاٹ مدراس میں منعقد ہوا۔ متعدد تجاویز منظور کی گئیں جن میں سے ایک کے ذریعہ آریہ سماج کے اس دعویٰ کی تردید کی گئی کہ وہ راسخ العقیدہ ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے۔ نیز ایک تجویز میں وائسرائے سے درخواست کی گئی کہ وہ مندروں میں داخلہ کے متعلق قانونی مسودوں کو پیش کرنے کی منظوری نہ دیں۔ مذہب میں کانگرس کی دخل اندازی پر بھی ملامت کا اظہار کیا گیا۔

حکومت بمبئی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں۔ بمبئی کارپوریشن کمشنر پولیس سپرنٹنڈنٹ۔ جی آئی پی ریلوے۔ ایم ایس ایم ریلوے۔ ای بی سی آئی ریلوے اور سندھ ریلویز کے سپرنٹنڈنٹ۔ اور سندھ خفیہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہر ایسے شخص کو جس کے متعلق انہیں یقین ہو۔ کہ یہ شخص کوئی ایسا کام کر رہا ہے یا کرنے والا ہے جس سے امن عامہ میں خلل واقعہ ہوگا۔ بلا وارنٹ گرفتار کر سکتے ہیں۔

ہندوستان کی آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے جریدہ مارننگ پوسٹ لنڈن کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس بات کی توقع ہے کہ قرطاس ابیض جس میں حکومت کی تجاویز درج ہوں گی۔ ماہ فروری کے آخر یا مارچ کے آغاز میں تیار ہو جائیگا۔

جگن ناتھ پوری کے شنکر اچاریہ نے اچھوت ادھار کے خلاف ایک طویل بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ اچھوتوں کو اگر نجات حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ تو انہیں اونچی ذاتوں کی سیوا کر کے اسے حاصل کرنا چاہیئے۔ مندروں میں جا کر پوجا کرنا صرف برہمنوں اور اونچی جاتوں کا کام ہے اگر اچھوت مندروں میں داخلہ کے لئے کوشش کرتے ہیں تو وہ شاستروں کے خلاف چلتے ہیں۔ گاندھی جی نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے ہم اس کا سخت مخالف ہیں جس طرح مہاتما بدھ نے برہمنوں پر حملہ کیا تھا اسی طرح آج گاندھی جی ہم پر دھاوا بول رہے ہیں۔ ان کی تحریک ہندو دھرم کے خلاف ہے اور کوئی بھی سچا سناتنی ان کی مخالفت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر گورنمنٹ نے اچھوتوں کی قانون کے ذریعہ امداد کی تو ہم اس کے خلاف مذہبی جہاد شروع کر دیں گے اور ہر ممکن طریق سے اس کے خلاف لڑیں گے۔

ڈاکٹر موہن لال سب اسسٹنٹ سرجن انچارج سول ڈسپنسری جھنگ شہر کی اٹھارہ سالہ کنواری لڑکی نے ۳۰ دسمبر خودکشی کر لی۔ متوفیہ میٹرک لیشن اور ہندی رتن کے امتحان کی تیاری کر رہی تھی۔

صوبہ پنجاب کی آئندہ گورنری کے سلسلہ میں مسٹر ایمرسن اور سر ہیگو کا نام لیا جاتا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ اول الذکر کے تقرر کا زیادہ امکان ہے۔

روسی گورنمنٹ نے چوری کو روکنے کے لئے سخت گیر قوانین مرتب کئے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی سرکاری اناج خانہ سے چوری کریگا۔ اسے پھانسی کی سزا دی جائیگی۔

اخبار ملاپ نے اپریل ۱۹۳۶ء میں ایک ہندو ملزم کے مقدمہ کی تفتیش کے دوران افسر تفتیش کنندہ کے خلاف بعض الزامات عائد کئے تھے۔ اس پر اخبار ملاپ کو نوٹس دیا گیا جس کی میعاد کے خاتمہ پر سب انسپکٹر مذکور اور دو کانسٹیبلوں نے اخبار کے خلاف چھ ہزار روپے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

ریاست الور میں یکم جنوری کو پیرف دیو گیا۔ الور شہر سے فوجی دستے موضع ہارنوں کی طرف روانہ کئے گئے ہیں۔ تاکہ میو قوم کے مسلمان کاشتکاروں کو فساد کا بانی قرار دے کر سزا دی جائے۔ ہندو اخبارات کا بیان ہے کہ ایک عدالتی پیادہ نے ایک گاؤں میں کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کاشتکاروں پر سمنوں کی تعمیل کرانی چاہی تھی۔ مگر انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔

سال نو کے خطابات کے سلسلہ میں آنریبل ملک فیروز خان نون وزیر تعلیم پنجاب اور نواب لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ کو سر کا خطاب اور کپتان سکندر حیات خان کو کے سی بی۔ ای کا خطاب دیا گیا ہے۔

سر محمد یعقوب کے متعلق نئی دہلی سے ۲ جنوری کی خبر ہے۔ کہ آپ ریاست مالیر کوٹلہ کے وزیر بننے والے ہیں۔

گوروویور مندر میں اچھوتوں کے داخلہ کو روکنے کے لئے ایک ہزار قدامت پسند والنٹیروں کا ایک جتھہ پہرہ پر لگایا جانیوالا ہے۔ جس کے لئے والنٹیر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی